سوال

(81)باب تعمیر المساجد کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باب تعمیر المساجد کی وضاحت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مسئولہ مختصر تریہ ہے کہ برابر ہے عمریا بکر تعمیر مسجد کرے یازاہد، بہر صورت مسجد عندالشرح ہر گز درست نہیں ، کیوں کہ اس زمین کا حصص مالک خالد ہے ، بغیر اجازت اس کے ہر گز مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی۔

اگر تعمیر کرادیں گے تو مغصوبہ ٹھرے گی اور مغصوبہ کو بموجب روایت فقہ ''ویجب .....فی مکان غصبہ ،،الخ کذافی کنزالدقائق وغیرہ من کتب الفقہ والدرالمختار

زیدوغیرہ واپس کریں توفبھا ورنہ خالد اس تعمیر شدہ مسجد کے انہدام کرنے کا مجاز رکھتا ہے ، اوراس بارہ میں خالد پر کسی قسم کا اختلاف نہیں آتا کہ اس نے مسجد کو مسمار کرڈالا ، کیونکہ یہ تعمیر شدہ مسجد ، مسجد ہی نہیں ہے کیوں کہ اللہ مسجد غصب کی ہوئی جگہ پر عندالشرع حرام اور خبیث ہی تعمیر ہوئی ہے اوراللہ تعالیٰ عزوجل حرام کو متوجہ نہیں کرتا ، طیب کو قبول کرتا ہے ''من أخذ شبراً من الارض ظلما، فإنہ یطوقہ یوم القیامۃ سبع أرضین ،،(رواہ البخاری -کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی سبع ارضین 3/74، کتاب المظالم باب اثم من ظلم شیئا من الارض 2 100) عبدالسلام مبارکپوری

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1